سوال

(107)قبل از عدت نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میاں بیوی کا نکاح کے بعد ایک دن اکٹھے رہے ، پھر اس کے بعد خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے دیا اور بیوی نے طلاق کے پانچویں دن دوسرے مرد سے نکاح کرلیا، یعنی قبل از عدت اب گزارش یہ ہے کہ مذکورہ نکاح شریعت کے مطابق جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیئے کہ مذکورہ صورت میں یہ نکاح ناجائز ہے کیونکہ قبل از عدت کیا گیا نکاح ناجائز ہے اور طلاق کی عدت تین حیض ہے جس طرح اللہ تعالی فرماتے ہیں :

وَ لمُطَلَّقَتُ يَتَرَبَّصنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوٓءٍ (البقرۃ:۲۲۸)

''یعنی طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو نکاح سے بچا کے رکھیں۔''

اور یہ حکم اس عورت کے لیے ہے جس کو حمل نہیں ہے اور اگر کوئی حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے جس طرح قرآن میں ہے :

يَحِضنَ وَأُو لَتُ لأَحمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعنَ حَملَهُنَّ (الطلاق:٤)

''یعنی حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل (بچہ پیدا ہونا) ہے۔''

لیکن اگر حیض آتا ہی نہیں صغر سنی یا کبر سنی کی وجہ سے تو اس کی عدت تین مہینہ ہے جس طرح قرآن میں ہے :

وَ لَّٓـِٔي يَئِسنَ مِنَ لمَحِيضِ مِن نِّسَآئِكُم إِنِ رتَبتُم فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشهُرٍ وَ لَّٓـِٔي لَم يَحِضنَ (الطلاق:٤)

''اور وہ عورتیں جو حیض سے نہ امید ہو چکی ہیں اگر تمھیں کوئی شک ہے تو ان کی عدت تین ماہ ہے یا جن عورتوں کا ابھی حیض نہ آتا ہو۔''

بہر حال دوران عدت نکاح کرنا جائز نہیں ہے جس طرح قرآن میں ہے :

وَلَاتَعۡزِمُوا عُقۡدَةَ لنِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبۡلُغَ لۡكِتَٰبُ أَجَلَهُ (البقرة:۲۳۵)

''یعنی جب مقررہ عدت اپنے خاتمہ تک نہ پہنچ جائے تب تک نکاح کا ارادہ نہیں کرو۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 449

محدث فتویٰ